روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار - ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ۱۸ اخاء ۱۳۷۱ہش، ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۳۹


## صبر اور یقین کا چولی دامن کا ساتھ ہے

صبر کے اندر دو مفہوم داخل ہیں۔ ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کرتے جانا اور کسی قسم کی مایوسی کا اظہار نہ کرنا۔ دوسرے کامل یقین رکھنا کہ میں بہرحال غالب آؤں گا۔ صبر اور یقین کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ صبر وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اپنے مقصد کے غلبے پر کامل یقین رکھتے ہیں اور متذبذب نہ ہوں، یقین میں کمی آئے گی تو صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)


Digitized by Khilafat Library Rabwah


# ایک دوسرے سے بے رُخی اختیار نہ کریں یہ بات بڑی ٹھوکروں کا موجب بن جاتی ہے

## اپنے بھائی کو اپنی زبان کے شر سے بچائیں تو باقی بُرائیاں بھی ملٹنی شروع ہو جائیں گی

### جھوٹ کا بُت ہمیشہ دغا کرتا ہے اور انجام کار ضرور نقصان پہنچاتا ہے

خُطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۱۔ ظہور ۱۳۷۱ہش (۲۱۔ اگست ۱۹۹۲ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

### پاکستانی جماعتوں کی محرومی کا ازالہ

"(۔) پاکستان میں جماعتیں بڑی دیر سے محرومی کی شکایت کرتی تھیں کہ خطبات کو براہِ راست سننے سے محروم ہو چکی ہیں۔ ایک شخص نے شعروں میں اپنے دل کی حکایت بیان کی تھی کہ کبھی ہم آمنے سامنے بیٹھ کر جمعہ میں شامل ہوا کرتے تھے اور خطبہ سنا کرتے تھے اب کیسٹوں کے سہارے آواز پہنچتی ہے تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ جماعت کی اس گریہ وزاری کو سن لیا اور اس وقت پاکستان میں ہزارہا لوگ جن کی تعداد ہو سکتا ہے کہ ایک لاکھ کے لگ بھگ ہو، براہ راست مجھے دیکھ بھی رہے ہیں اور میری آواز بھی سن رہے ہیں۔ اس طرح ان کی ایک دیرینہ پیاس اللہ تعالیٰ نے بجھا دی اور انہی کی دعاؤں کی برکت ہے اور انہی کا فیض ہے جو آج اس وقت جاپان میں بھی یہ خطبہ سنا جا رہا ہے۔ سڈنی (آسٹریلیا) میں بھی اور افریقہ کے مختلف ممالک میں بھی اور اسی طرح بنگلہ دیش میں، انڈونیشیا میں، سولومن آئی لینڈ SOLOMON ISLAND تک بھی یہ تصویر پہنچ رہی ہے اور آواز جا رہی ہے لیکن غالباً ابھی وہاں مناسب ڈش لگوانے کا انتظام نہیں ہو سکا لیکن جوں جوں یہ بات پھیلتی چلی جائے گی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں جماعتوں میں بھی براہِ راست خطبہ سننے کا شوق بڑھتا جائے گا اور ذرائع مہیا ہوتے چلے جائیں گے اور انفرادی طور پر بھی (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) کثرت کے ساتھ وہ خواتین اور بچے جو جمعہ پر نہیں جا سکتے اور وہ مرد بھی جن کے ہاں جمعہ کا وقت نہیں ہوگا گھر میں بیٹھ کر خطبات سے فائدہ اٹھا سکیں گے پاکستان میں اس وقت پانچ بجکر پینتالیس منٹ کے قریب ہوں گے کیونکہ ۵ گھنٹے کا فرق ہے۔ ہندوستان میں چھ بجے ہوں گے، بنگلہ دیش میں ساڑھے چھ اور انڈونیشیا میں ساڑھے سات اور جاپان میں رات کے ساڑھے نو اور آسٹریلیا میں ساڑھے دس اور سولومن آئی لینڈ SOLOMON ISLAND میں ساڑھے گیارہ۔ افریقہ میں مختلف وقت ہیں۔ اس وقت گیمبیا اور مغربی افریقہ ہم سے ایک گھنٹہ پیچھے ہیں۔ ویسے تو دونوں کا ایک ہی وقت ہے لیکن چونکہ یہاں گرمیوں میں وقت آگے بڑھا دیا جاتا ہے اس لئے وہاں اس وقت دن کے پونے ایک (۱۲:۴۵) کا وقت ہوگا اور مشرقی افریقہ تین گھنٹے آگے ہے جس کا مطلب ہے کہ وہاں پونے پانچ (۴:۴۵) کا وقت ہوگا تو وقت مختلف ہیں لیکن خطبہ ایک ہی ہے۔ آواز ایک ہے۔ تصویر ایک ہے اور اللہ تعالیٰ نے کل عالم میں یہ عجیب انتظام مہیا فرما دیئے ہیں (۔) کیونکہ خدا کے بندوں پر غیر اللہ کو غلبہ نصیب ہونا ممکن ہی نہیں۔ ان کے مقدر کی بات نہیں ہے

پس آج اس خطبہ میں سب سے پہلے تو میں پاکستان کے اپنے بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو اپنی طرف سے اور تمام حاضرین کی طرف سے نہایت محبت بھرا (سلام) کا تحفہ پہنچاتا ہوں اور دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پھر ہندوستان میں جو سننے والے ہیں ان کو بھی اور بنگلہ دیش میں بھی، انڈونیشیا میں بھی اور جاپان میں بھی اور آسٹریلیا میں بھی اور افریقہ کے مختلف ممالک میں بھی جو لوگ اس وقت اس خطبہ میں آواز اور تصویر کے ذریعہ حاضر ہیں ان سب کو میری طرف سے اور تمام حاضرین کی طرف سے نہایت محبت بھرا اسلام اور دعاؤں کے تحفے ہیں جو ہم آپ کے حضور پیش کرتے ہیں

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ چوہدری محمد علی صاحب کی ایک نظم الفضل میں چھپی تھی اس کا ایک شعر نام لئے بغیر دراصل مجھے ذہن میں رکھ کر کہا گیا تھا اور وہ بات کھلی کھلی ظاہر و باہر تھی۔ وہ شعر تھا کہ ؎

کبھی تو آئے گا وہ وصل کے مہینوں میں — کبھی تو اس سے ملاقات ہو گی جلسے پر

میں ان کو بتاتا ہوں کہ اب تو ہر ہفتے جلسے ہوا کریں گے اور وصل کے مہینوں کا انتظار نہیں وصل کے ہفتوں کا انتظار ہے جو اب جاری ہو گیا اور (اللہ نے چاہا تو) یہ سلسلہ بند نہیں ہوگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ بات پھیلتے پھیلتے اب امریکہ تک بھی جا پہنچے گی اور کینیڈا تک بھی (۔)

### اللہ کی ذات پر انحصار

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اس ادنیٰ غلام کو یہ توفیق ملی ہے، آئندہ آنے والے بھی اسی (۔) کی برکت سے براہ راست تمام دنیا کو مخاطب ہوا کریں گے اور زمین کے کناروں تک حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی آواز سنی جائے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے اس کے احسانات ہیں۔ اتنے کہ ہم ان کو گن نہیں سکتے۔ اتنے کہ ساری زندگیاں بھی خدا کے حضور قربان کر دیں تو ان کے شکر ادا نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر گزار بندے بنائے اور ناشکرا نہ بنائے کیونکہ اگر ہم شکر گزار بندے بن جائیں تو جو احسان ہم گن نہیں سکتے ان میں سے ہر احسان پھر نشوونما پائے گا۔ ہر احسان کو پھر بکثرت پھل لگیں گے اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا سلسلہ لامتناہی ہو جائے گا۔ پس شکر گزار بندوں کا یہ انعام مقدر ہے (۔) اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور بڑھاؤں گا اور ضرور بڑھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اب خدا کے جو فیض ہم پر نازل ہو رہے ہیں انہوں نے تو بڑھنا ہی بڑھنا ہے اور پھیلنا ہی پھیلنا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھولنا ہے اور پھلنا ہے۔ تمام دنیا میں یہ بات پھیلتی چلی جائے گی۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو ان نئی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے جو خدا کے فضلوں کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوئی ہیں اپنی زندگیوں میں، جہاں تک ممکن ہو روحانی انقلاب برپا کرنے چاہئیں۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے تبتّل الی اللہ کا مضمون بیان کرنا شروع کیا اور جماعت کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ جب تک غیر اللہ سے کٹ کر خدا کے نہیں ہو جاتے یا غیر اللہ سے کٹنے کا سلسلہ شروع نہیں کر دیتے اس وقت تک ہمارے سارے کام حقیقت میں خدا نہیں بنائے گا۔ کچھ کام ایسے ہوں گے جن میں ہم خدا کی بجائے دنیا کی طرف دیکھ رہے ہوں گے وہ کام تو خدا نہیں بنائے گا۔ خدا تو وہی کام بنایا کرتا ہے جن میں تمام تر توکل اور انحصار انسان خدا کی ذات پر ہی کرے۔

پس تبتّل کا یہ معنی ہے کہ دنیا سے اپنی امیدیں، اپنی حرصیں، اپنے خوف، اپنی سب طمعیں کاٹ لاؤ اور صرف خدا ہی پر توکّل کرو۔ اسی کے ہو جاؤ اور پھر دیکھو کہ تمہارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے بنائے گا۔ تمہارے سارے بوجھ اٹھائے گا۔ تمہاری ساری مشکلات دور فرمائے گا۔ تم خدا کی آواز بن جاؤ گے۔ تمہاری حرکت خدا کی حرکت ہو جائے گی۔ تم خدا کے وہ نمائندہ بن جاؤ گے جس کا غالب آنا مقدّر ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو ٹال نہیں سکے گی۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی تفصیلات میں جا کر میں پچھلے دو خطبوں سے یہ بیان کر رہا ہوں کہ سب سے بڑا بُت جو تبتّل کی راہ میں حائل ہوتا ہے یعنی دنیا سے کٹ کر خدا کا ہو جانے کی راہ میں جو بُت حائل ہوتا ہے وہ جھوٹ کا بُت ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ عبادت جھوٹ کی ہو رہی ہے۔

## آج دنیا کا اوڑھنا بچھونا جھوٹ ہے

وہ قومیں جو خدا کی قومیں کہلاتی ہیں وہ اہلِ مذاہب جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں (۔) اُن مذاہب کے ماننے والوں کی بھاری اکثریت، اتنی بڑی بھاری اکثریت کہ بعض دفعہ یوں لگتا ہے کہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈو تو اس اکثریت میں استثناء نہیں ملے گا جھوٹ کی عبادت کرتی ہے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا جھوٹ، ان کی امیدیں جھوٹ سے وابستہ ہیں اور وہ خوف میں نجات جھوٹ سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر بات میں جھوٹ کی طمع ہے جو اُن کا سہارا بنتی ہے تو اگر نام خدا کا لے رہے ہوں اور سجدے بتوں کو کر رہے ہوں تو خدا ایسا نادان تو نہیں کہ ان سجدوں کو جو بتوں کو کئے جا رہے ہیں قبول فرما لے گا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جب تم خدا کے سوا کسی اور نام پر جانور ذبح کرتے ہو تو وہ گوشت اور وہ قربانیاں خدا کو بہرحال نہیں پہنچتیں۔ وہ تو دنیا کے لئے ہیں۔ دنیا کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ پس بعض لوگ جب خدا کو مدّنظر رکھ کر بھی بظاہر خدا کے لئے اپنی عبادتیں وقف کرتے ہیں، ان کی نمازوں کا اٹھنا بیٹھنا خدا کے لئے ہوتا ہو گا اور وہ بھی بظاہر۔ ان کا گرجوں میں جا کر (عبادت) SERVICES میں شامل ہونا بھی بظاہر خدا کی خاطر ہوتا ہو گا۔ ان کا دوسری عبادت گاہوں میں جا کر خدا کے سامنے سر جھکانا بھی بظاہر خدا کے لئے ہو گا لیکن (خدا کے گھر) سے باہر آنے کے بعد جب ساری زندگیاں غیر اللہ کے لئے وقف ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کی غیرت اس تھوڑی سی عبادت کو کبھی قبول نہیں کرے گی جو اس کے لئے الگ کی گئی ہو۔ لیکن جب میں نے بظاہر کا لفظ استعمال کیا تو عمداً میں نے ایسا کیا کیونکہ وہ لوگ جو موحّد ہیں ان کی عبادتیں بھی اکثر خدا کے لئے نہیں ہوتیں اور ان کے خیالات ان کو عبادتوں میں گھیر لیتے ہیں۔ ان کے فکر دامنگیر ہو جاتے ہیں۔ کئی قسم کے جنّ ہیں جو اُن کو چمٹ جاتے ہیں اور عبادت کا اکثر حصہ بغیر مغز کے رہ جاتا ہے تو جب موحّدین کا یہ حال ہے تو جو موحّد نہیں ہیں جو سراسر شرک کی عبادت کرتے ہیں ان کا اندازہ کریں کہ ان کا کیا حال ہو گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے حال سے پہلے خود واقف ہو۔ ہم میں سے ہر فرد اپنے نفس کا تجزیہ کرے۔ اپنے خیالات اپنی نیتوں کا تجزیہ کرے اور اپنا مقام معلوم کرے کہ وہ کہاں کھڑا ہے۔ یہ پتہ کرے کہ اس کی کتنی عبادت اللہ کے لئے خالص ہے اور کتنی غیر اللہ کے لئے ہے۔ اس کی زندگی کا کتنا حصہ خدا کے ذکر میں گزرتا ہے اور کتنا وقت غیر کی باتیں جپتے ہوئے کٹتا ہے۔ یہ "ظاہری جپنا" مراد نہیں۔ مراد یہ ہے کہ خیالات اگر غیر سے چمٹے ہوئے ہوں تو نام خدا کا بھی لیا جا رہا ہو تو در اصل وہ غیر ہی کا لیا جاتا ہے۔ ہم نے ایسے تسبیح کرنے والے بھی دیکھے ہیں جو انگلیوں سے خدا کی تسبیح کر رہے ہوتے ہیں اور زبان سے گندی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ جھگڑے کر رہے ہوتے ہیں۔ نفسانی خیالات میں مبتلا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ظاہر کو نہیں دیکھتا وہ حقیقت پر نظر رکھتا ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ خدا کی کس حقیقت پر نظر ہے آپ کی اپنی نظر اسی حقیقت پر ہونی چاہیئے ورنہ آپکی نگاہ اور خدا کی نگاہ کے فیصلے مختلف ہوں گے۔ اس لئے اس تفرقہ کو دور کریں۔ جب تک آپ کی نظر سچی نہیں ہوتی آپ اپنی ذات کا خدا کی نظر سے مطالعہ کر ہی نہیں سکتے۔ آپ کو علم ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ کے نزدیک آپ کا کیا مقام ہے۔ پس اسی وجہ سے میں نے تفصیل میں جا کر بتانا شروع کیا کہ جھوٹ کا بُت سب سے بڑا بُت ہے جو عبادت کے خالص ہونے کی راہ میں حائل ہے۔ اس کو توڑو اور اس کو توڑو تو اکثر بت ٹوٹ جائیں گے لیکن اور بھی ہیں (۔) ان میں سے ایک ایک موضوع کو لے کر (اللہ نے چاہا تو) وقتاً فوقتاً میں آپ کے سامنے کھول کر یہ باتیں پیش کروں گا۔ اس وقت جھوٹ کے مضمون کے سلسلہ میں یہ تیسرا خطبہ ہے۔

## جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے

آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے خطبہ میں میں نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ قومیں جو جھوٹی ہیں ان کی اقتصادیات میں برکت نہیں ہے اور یہ صرف فرد کا معاملہ نہیں بلکہ جھوٹ قوموں کے رزق کو چھین لیتا ہے اور بظاہر انسان جھوٹ کو رب بنا رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں یہ ایسا ظالم رب ہے، ایسا دھوکے باز رب ہے کہ ایک ہاتھ سے کچھ دیتا ہے تو دوسرے ہاتھ سے اس سے بہت زیادہ واپس لے جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی مثالیں دیں۔ یہاں دیندار یا غیر دیندار کا فرق نہیں ہے۔ وہ قومیں جو سچی ہیں ان کے رزق میں ضرور برکت پڑتی ہے۔ چنانچہ مشرقِ بعید کی قوموں کی مثال آپ کے سامنے رکھی۔ جاپان کی مثال سامنے رکھی کہ ان کی بھاری اکثریت خدا کو بھی نہیں مانتی لیکن سچ بولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں جن قوموں میں سچ بولا جا رہا ہے وہاں رزق میں بہت برکت ہے۔ ہمارے تیسری دنیا کے ممالک کو بھی اس سے نصیحت پکڑنی چاہیئے اس خطبہ کے بعد یہ حدیث میرے سامنے آئی جس میں یہ مضمون بھی بیان ہوا ہے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ والدین سے نیک سلوک عمر کو بڑھاتا ہے۔ جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے اور دعا قضاء و قدر کو بدل دیتی ہے۔

(الترغیب والترھیب للمنذری ؒ۔ جلد نمبر ۲۔ صفحہ ۲۹۔ مطبوعہ مصر)

ان تین باتوں میں انسانی زندگی کے سارے مسائل حل ہو گئے۔ انسان اپنی عمر اور صحت کے لئے کتنی کوششیں کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ نکتہ بیان فرمایا کہ والدین سے نیک سلوک عمر کو بڑھاتا ہے۔ ہمارے ہاں بہت سے والدین ہیں جو بچوں کی شکایت اگر زبان پر نہیں لاتے تو دل میں ضرور رکھتے ہیں اور بڑے محروم ہیں وہ بچے جو ماں باپ کی خدمت کی عمر کو پہنچتے ہوں یا جب خدمت کی توفیق ملے، ماں باپ زندہ ہوں اور پھر ان کی خدمت نہ کر سکیں تو یہ نصیحت بھی ضمناً آپ کے سامنے ہے کہ اگر آپ اپنی عمر اور صحت اور اپنے بچوں کی عمر اور صحت کے خواہاں ہوں تو اپنے ماں باپ کی جس حد تک توفیق ہو خدمت کریں۔

جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے بڑھاتا نہیں ہے۔ یہ بات بہرحال سچی ہے۔ اس لئے جھوٹ کے ذریعہ رزق کمانے والوں کے لئے یہ انذار ہے۔ یہ وعید ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا رزق بڑھ رہا ہے لیکن بالآخر نہ انفرادی طور پر جھوٹ سے کمائے ہوئے رزق میں برکت رہتی ہے نہ قومی طور پر برکت رہتی ہے اور پھر دعا قضاء و قدر کو بدل دیتی ہے یہ عجیب نکتہ ہے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے (فرمایا ہے) کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

قضاء و قدر کے خلاف انسان کی کوئی تدبیر کام نہیں کر سکتی۔ اسی کو غیر ممکن کہا جاتا ہے جب قضاء فیصلہ دے دیتی ہے تو اس کو ٹالنا ناممکن ہو جاتا ہے (۔)

## بدظنّی سخت قسم کا جھوٹ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بدظنّی سے بچو کیونکہ بدظنّی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ (مسلم۔ کتاب الادب۔ باب تحریم الظن۔ بخاری۔ کتاب الادب) یہ بات وہ ہے جس کی بنیاد قرآن کریم میں ہے قرآن کریم میں جہاں واقعہ اِفک کا ذکر ہے اور اور بھی بعض مقامات پر اس مضمون پر روشنی پڑتی ہے کہ جو شخص ظنّ کی بناء پر کسی کو داغدار کرتا ہے وہ لازماً جھوٹا ہے۔ خدا کے نزدیک وہ جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ یہ بحث ہی نہیں آتی کہ وہ واقعہ ہوا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ظنّ کے ذریعہ کسی کو متہم کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا حق خدا نے کسی بندے کو نہیں دیا اور دنیا کے اکثر فساد بدظنیوں کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ تو یہ بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی لطیف نظر تھی جو اس بات تک پہنچی اور یہ عقدہ (۔) کھول دیا ورنہ قرآن کریم (۔) عام پڑھنے والے کو یہ خیال نہیں آتا کہ اصل مراد کیا ہے۔ وہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سمجھی اور تفصیل سے یوں بیان فرمائی کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے اور بدظنی کی مزید قسمیں یوں بیان فرمائیں کہ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔

اب یہ عجیب لطیف کلام ہے کہ بظاہر بدظنی اور تجسس دو الگ الگ چیزیں ہیں لیکن حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عارفانہ نظر اس بات کو پا گئی کہ اگر پہلے بدظنی نہ ہو تو تجسس کا بچہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ تجسس اور دوسرے کے عیب کی تلاش کرنا یہ ایک ایسا اقدام ہے جس سے پہلے بدظنی ضروری ہے۔ جس پر آپ نیک ظنی کرتے ہیں کبھی اس کا بھی تجسس کیا ہے۔ کبھی اس کے عیب بھی تلاش کئے ہیں۔ اس کے ساتھ تو برعکس بات ہوتی ہے۔ جس کے ساتھ محبت ہو، جس کے ساتھ پیار ہو جس میں انسان حسنِ ظن کرتا ہو اس کی برائی دکھائی بھی دے تو انسان آنکھیں بند کرتا ہے۔ منہ پھیر لیتا ہے۔ کسی بات کا احتمال نظر آئے تو سو دوسرے بہانے ڈھونڈتا ہے اس بات کو نہ ماننے کے کہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے، یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جھوٹ کی یہ قسم بھی بیان فرما کر بے حد احسان فرمایا کہ بدظنی ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ اس سے بچو۔ اس سے بچو گے تو معاشرہ تمہارے شر سے بچ جائے گا اور معاشرہ امن میں آجائے گا۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو۔ اب یہ ساری چیزیں بظاہر الگ الگ ہیں لیکن ان کی بنیاد ایک ہی بات میں ہے کہ کسی شخص سے محبت کی بجائے نفرت ہونا، کسی شخص سے پیار کے تعلق کی بجائے اجنبیت کا تعلق یا دُوری کا تعلق یا دشمنی کا تعلق ہونا۔ (کلام الٰہی) نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے ایسے لوگوں کا حال بیان کیا ہے کہ جب مسلمانوں کو کوئی فتح ملتی ہے اور ان کو غنیمت ہاتھ آتی ہے تو ان کو بہت تکلیف پہنچتی ہے اور اس تکلیف کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ کاش! ہم بھی وہاں ہوتے تو ہم بھی حصہ پاتے اور جب اُن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں شکر ہے ہم وہاں نہیں تھے ورنہ ہمیں بھی تکلیف پہنچ جاتی تو بنیادی طور پر دراصل یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ ایک دوسرے سے تعلق قائم کرو۔ ایک دوسرے کا بھائی بننے کی کوشش کرو۔ (صاحب ایمان) ایک دوسرے کے اِخوہ ہوتے ہیں اور جو شخص سمجھتا ہے کہ یہ (صاحب ایمان) میرے بھائی ہیں اگر یہ سمجھنے کے باوجود یہ باتیں اس میں پائی جاتی ہیں تو اس کا بھائی ہونے کا تصور جھوٹا ہے۔ یہ بیماریوں کی علامتیں ہیں جو دلوں میں پوشیدہ ہیں اور ان علامتوں کو ظاہر و باہر کر کے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان بیماریوں کو پہچاننے کا ایک عظیم نسخہ عطا فرما دیا آپ دیکھ لیجئے، جو بدظنی کرتا ہے وہ اس پر بدظنی نہیں کیا کرتا جس سے پیار ہو، محبت ہو، جو کسی کی عیب جوئی کرتا ہے، برائیوں کی تلاش میں رہتا ہے اگر محبت اور پیار ہو تو کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ اچھی چیز ہتھیانے کے لئے اپنے پیارے سے متعلق خیال بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جتنا پیار بڑھے اتنا دل یہ چاہتا ہے کہ جو چیز مجھے اچھی ملی ہے میں اس کو دے دوں اور جو اچھی چیز خود کو نصیب ہو رہی ہو اور اپنے پیارے کے پاس نہ ہو تو بعض دفعہ وہ اچھی چیز بُری لگنے لگ جاتی ہے۔ اس سے انسان کو خوشی کی بجائے تکلیف ہونے لگتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق روایت ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال کے بعد باہر سے اعلیٰ قسم کی چکیاں آئیں اور بہت ہی عمدہ آٹا جب پہلی دفعہ ان چکیوں سے نکلا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حضور پیش کیا گیا کیونکہ وہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نمائندہ تھیں آپ نے جب اس آٹے کی بنی ہوئی روٹی کا پہلا لقمہ منہ میں ڈالا تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ کی خادمہ نے عرض کیا کہ یہ تو اتنا اچھا آٹا ہے۔ اس سے لطف اٹھانے کی بجائے آپ رو کیوں رہی ہیں تو انہوں نے کہا کہ میرا آقا، میرا محبوبؐ جب زندہ تھا اس وقت یہ آٹا میسر نہیں تھا۔ جنگِ اُحد میں آپؐ کے دانت شہید ہوئے۔ وہ موٹا جھوٹا آٹا جو ہم بنایا کرتے تھے اس کی گندم کے ٹکڑے یا جو وغیرہ کے ٹکڑے بعض دفعہ دانتوں میں آجاتے تھے اور تکلیف پہنچتی تھی۔ اس لئے یہ آٹا میرے لئے راحت کا نہیں غم کا موجب ہے۔ یہ محبت کی نشانی ہے۔ یہ پیار کی سچی علامت ہے۔

## بے رُخی نہ برتو

پس جس بھائی سے پیار ہو اس کی چیز کی طرف لالچ کی طرف نظر انسان ڈال ہی نہیں سکتا۔ اگر اپنے بھائی کی اچھی چیزوں کی طرف آپ لالچ کی نظر ڈالتے ہیں تو یہ تھرما میٹر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے (۔) ہاتھوں میں تھما دیا ہے۔ جس میں (۔) ٹمپریچر دیکھ سکتے ہیں۔ یہ محبت کا ٹمپریچر ظاہر نہیں کرے گا نفرت کا ٹمپریچر ظاہر کرے گا۔ فرمایا: اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ مضمون اور کھلتا چلا جا رہا ہے۔ دشمنی نہ کرو۔ پھر فرمایا: بے رُخی نہ برتو۔ پہلے تو مضمون آگے بڑھ رہا تھا۔ اب اس کا ایک اور کنارہ پیش فرما دیا کہ دراصل جب تم اپنے کسی بھائی سے بے رُخی کرتے ہو تو وہاں بھی محبت کا فقدان ہے جو آگے پھر ان سب چیزوں میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ تبھی انبیاء کو خدا تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کے لئے یہ جواب سمجھایا کہ جن کو تمہاری آنکھیں حقیر اور گھٹیا جانتی ہیں میں اُن سے وہ سلوک نہیں کر سکتا کیونکہ انہوں نے خدا کی خاطر مجھے قبول کیا ہے۔ اس لئے مجھے ان سے محبت اور پیار ہے۔ پس خدا کی خاطر ایمان لانے والوں کے لئے یہ بحث ہی نہیں رہتی کہ کوئی کس قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ کس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ امیر ہے کہ غریب ہے۔ کس حال میں ہے۔ اس سے بے رُخی نہیں برت سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک دفعہ ایک غیر مسلم سردار سے محوِ گفتگو تھے اور اس وقت ایک نابینا مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے بات میں دخل دینا شروع کر دیا۔ اب یہ بات میں دخل دینا اخلاق سے گری ہوئی بات ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس خیال سے کہ غیر مسلم چونکہ ہدایت کی باتیں سننے آرہا ہے اس پہ بُرا اثر نہ پڑے۔ آپ کو سمجھانا بھی چاہا لیکن دل میں یہ بھی خیال تھا کہ اس غریب کی دل شکنی ہو گی تو کیسا عجیب لطیف انداز اختیار فرمایا۔ اپنے ماتھے پہ ہلکے سے بَل ڈالے جس سے اس دیکھنے والے غیر مسلم کو یہ معلوم ہو گیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ بات پسند نہیں فرما رہے کہ کوئی اور شخص آکر ہماری باتوں میں دخل دے اور وہ دخل دینے والا چونکہ اندھا تھا اس لئے اس کو وہ بَل دکھائی نہیں دیئے۔ اس کی دل شکنی نہیں ہوئی۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر کرتے ہوئے (کلام الٰہی) میں فرمایا (۔) کہ دیکھو! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ماتھے پر بَل ڈالا اور چہرہ دوسری طرف کر لیا اس لئے کہ ایک اندھا اس کے پاس اپنے دین کی باتیں پوچھنے کے لئے آیا (۔) محبت کے تقاضے بعض دفعہ متضاد بھی ہوں تو ذہین اور لطیف جذبات اور لطیف فکر کا مالک انسان ان سب تقاضوں کو بیک وقت پورا کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی نصرت فرماتا ہے لیکن کجا یہ کہ ایک انسان دوسرے سے بے رُخی برتنے کا عادی ہو۔ بعض دفعہ یہ چیز بڑی بڑی ٹھوکروں کا موجب بن جاتی ہے۔ مجھے ایک صاحب نے خط لکھا کہ فلاں بڑے آدمی کو (اس وقت تو بڑے آدمی سے بیچارہ کوئی زیادہ ہی متاثر تھا لیکن میں مثال کے طور پر ذکر کر رہا ہوں۔ ہر بات میں اس کی تائید نہیں کر رہا) لے کر میں ربوہ گیا اور وہاں فلاں صاحب (بیت الذکر) میں باتیں کر رہے تھے اور میں اُن کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو ان کو گویا کہ پتہ ہی نہیں کہ کتنا بڑا آدمی ہے اور وہ اپنی باتوں میں مصروف رہے تو واقعہ یہ ہے کہ اعراض میں دراصل یہ بات بھی داخل ہے۔ جب کوئی شخص کسی کے پاس پہنچتا ہے تو خواہ انسان باتوں میں مصروف ہو اس کی طرف کچھ نہ کچھ التفات چاہیئے۔ آدمی اشارہ سے ہی کچھ نہ کچھ عرض کر دے کہ میں ابھی فارغ ہوتا ہوں یا (سلام) کہہ کر بات کر کے اور اجازت لے کر پھر دوسری باتوں میں مصروف ہو جائے۔

## جماعت احمدیہ کو اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھانا چاہیئے

تو جماعت احمدیہ کو بہت اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھانا چاہیئے اور یہ جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ بے رخی نہ برتو، اس سے آپ بچیں گے تو اس سے بعد کی چیزوں سے بھی بچ جائیں گے یہ پہلا ٹھوکر کا قدم ہے جس سے آپ پہچان سکتے ہیں کہ آپ کے دل میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی ریاء، کوئی جھوٹ، کوئی غیر کے لئے محبت کی کمی تو نہیں ہے اور اس طرح آپ اپنے نفس کے اندر دوتے کی باریک باتوں سے بھی آگاہ ہو سکتے ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک اور رنگ میں اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جیسا خدا نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو . . . . دوسرے . . . . کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اسے رسوا نہیں کرتا ۔ اسے حقیر نہیں جانتا ۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے ۔ تقویٰ یہاں ہے ۔ بیان کرنے والے کی یہ تشریح ہے یعنی مقام تقویٰ دل ہے ۔ یہ مضمون بھی درست ہو سکتا ہے مگر میں تو اس مضمون کو اس طرح دیکھ رہا ہوں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دل تقویٰ کی آماجگاہ ہے ۔ اگر کسی نے تقویٰ سے آشنائی حاصل کرنی ہے تو اس دل سے آشنائی حاصل کرے ۔ تقویٰ کے انداز سیکھنے ہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل کی دھڑکنوں سے وہ انداز سیکھے تو تقویٰ یہاں ہے ۔ تقویٰ یہاں ہے ۔ سو فیصدی درست بات ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل ہی کا تقویٰ تھا جو بعد میں لاکھوں کروڑوں دلوں کا تقویٰ بن گیا (۔) تو واقعۃً ایک قطرہ سمندر بن جایا کرتا ہے اور ساری دنیا میں اس زمانے سے لے کر آج تک ۱۴۰۰ سال سے کچھ زائد عرصہ ہو گیا کہ کروڑوں اربوں مسلمانوں کو تقویٰ کی جو تھوڑی یا بہت توفیق ملی وہ اسی دل سے پھوٹا تھا جس کی طرف اس وقت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی انگلی اشارہ کر رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ تقویٰ یہاں ہے ۔ تقویٰ یہاں ہے ۔ تقویٰ یہاں ہے ۔ (۔) جہاں تک مال کا تعلق ہے وہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر غیر کا مال حلال ہے ۔ پہلے نے یہ فتوے دینے شروع کئے کہ مسلمان کا مال تو حرام ہے لیکن غیر مسلم کا مال بیشک کھاؤ اور لوٹو ۔ جو مرضی کرو ۔ ایک دفعہ جب بدی کی راہ کھل جائے تو پھر وہ قدم کسی ایک جگہ رک نہیں سکتے ۔ بدی تو پھر لازماً آگے بڑھتی ہے ۔ اب یہ حال ہے کہ ہر ایک کا مال حلال ہو گیا ہے اپنا مال ہے جو حرام ہے کیونکہ اس میں حرام کی آمیزش ہو چکی ہے ۔ شاذ ہی کوئی ایسا مال ہو گا جو واقعۃً حلال ہو ۔ پس عملاً یہ صورت ہے کہ ہر غیر کا مال حلال بن گیا ہے ۔ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حرام قرار دیا تھا اور اپنا مال جس کو حلال بنانے پر زور دیا تھا وہ حرام ہو چکا ہے ۔ کیسی بدنصیبی ہے ۔ اس ایک حدیث میں تمام دنیا کے معاشروں کی اصلاح کے سامان موجود ہیں ۔ یہ تین باتیں ہیں جنہیں اگر مسلمان اپنا لیں تو مسلمانوں کے مقدر بن جائیں اگر غیر اپنا لیں تو ان کی تقدیریں بدل جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قطع نظر اس سے کہ کسی کا مذہب کیا ہے اگر آنحضورؐ کی ان تین نصیحتوں پر کوئی عمل کرے تو اس کی دنیا لازماً سنور جائے گی اور جو تین باتیں دنیا سنوارنے کی بیان فرمائی گئی ہیں یہ تینوں نیکی کی باتیں ہیں اور نیکی کے نتیجہ میں پھر اور نیکیاں پیدا ہوتی ہیں ۔ اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان تین نصیحتوں پر عمل کرنے کے ذریعہ جن قوموں کی دنیا سنورے گی ۔ ان کا دین بھی سنور جائے گا ۔ دنیا ہی نصیب نہیں ہو گی ان کو آخرت بھی نصیب ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ اگر غیروں کو توفیق نہیں دے رہا تو احمدیوں کو تو کم سے کم توفیق ہونی چاہئے (۔)

## جھوٹ کی ایک باریک قسم

ایک اور موقعہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ بڑے گناہ یہ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا ۔ والدین کی نافرمانی کرنا ۔ کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ۔ (بخاری ۔ کتاب الایمان ۔ باب الیمین الغموس)

وہ سوسائٹی جھوٹ سے پاک تھی لیکن جھوٹ کی باریک قسموں میں چرب زبانی کے ذریعہ غلط حق حاصل کرنا بھی شامل ہے پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس باریک جھوٹ کی قسم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

.... ہو سکتا ہے چرب زبان ہو ۔ عمدہ طریق پر بات بیان کرے اور میں اس سے متاثر ہو کر کوئی رائے قائم کر لوں اور اس کے حق میں کوئی فیصلہ دے دوں حالانکہ حق دوسرے فریق کا ہو ۔ ایسی صورت میں اس فیصلہ سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے اور اپنے بھائی کا حق نہیں لینا چاہئے کیونکہ اس کے لئے وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دلا رہا ہوں ۔ اگر وہ لے گا تو قیامت کے دن وہ سانپ بن کر اس کی گردن پر لپٹا ہوا ہو گا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ بات سن کر دونوں کی چیخیں نکل گئیں اور ہر ایک نے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ! ساری جائیداد میرے بھائی کو دے دیں ۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے

کتنا اعلیٰ درجہ کا ایمان تھا ۔ کیسا یقین تھا ۔ کیسی محبت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تھی ۔ کتنا کامل یقین اُن وعید پر تھا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زبان پر جاری ہوا کرتے تھے کہ قیامت کے دن یہ تمہیں ملے گا ۔ ہمارے کتنے قضیئے ہیں اور کس آسانی سے وہ نپٹ جائیں اگر انسان پر نگاہ رکھے اور اپنے معاملات قضاء میں پیش کرتے ہوئے واضح جھوٹ تو درکنار ادنیٰ سی چرب زبانی کے ذریعہ بھی غیر کا حق لینے سے اجتناب کیا جائے ۔ یہ اگر ہو جائے تو جماعت احمدیہ کی قضاء کا اکثر کام جو ہے وہ ہلکا ہو جائے اور مقدموں تک نوبت ہی نہ پہنچے ۔ دراصل اس مزاج کے لوگ مقدمہ بازی کرتے ہی نہیں ۔ اس تک پہنچتے نہیں ہیں ۔ مقدموں سے پہلے پہلے ہی ان کے معاملات نپٹ جایا کرتے ہیں ۔

پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ اچھا تم یوں کرو کہ اندازے سے جائیداد کے دو حصے کر لو اور پھر قرعہ ڈال لو اور جس کے حصہ میں جو جائیداد کا حصہ آئے وہ لے لے اور اگر وہ سمجھتا ہو کہ قرعہ میں بھی دوسرے کو کچھ زیادہ مل گیا ہے تو پھر اس کو چھوڑ دے ۔ اس خیال کو دل سے نکال دے کہ بھائی کو کچھ زیادہ مل گیا ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے ابتلاء سے ٹل گئے ۔

## حضرت بانئ سلسلہ کی جھوٹ سے کراہت

حضرت (بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا ایک اقتباس آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ فرمایا: ”آج دنیا کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے جس پہلو اور رنگ سے دیکھو جھوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں ۔ جھوٹے مقدمہ کرنا تو بات ہی کچھ نہیں جھوٹے اسناد بنا لئے جاتے ہیں . . .“

یہ آج سے سو سال پہلے کی بات ہے ۔ آپ اندازہ کریں کہ اس زمانہ میں جبکہ متقابلۃً جھوٹ بہت ہی کم تھا حضرت (بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو جھوٹ سے کیسی کراہت تھی کہ جو تھوڑا سا بھی جھوٹ دکھائی دیتا تھا اس سے طبیعت کو گھن آتی تھی اور یوں لگتا تھا کہ ہر طرف جھوٹ پھیل رہا ہے ۔ آج کے زمانہ میں جو حال ہو چکا ہے وہ ناقابل برداشت ہے ۔ یہی باتیں سو گنا بڑھا لیں تو آج کی حالت یہ بنتی ہے فرماتے ہیں:

”. . . کوئی امر بیان کریں گے تو سچ کا پہلو بچا کر بولیں گے . .“ (کیسا پیارا کلام ہے ۔ سچ کا پہلو بچا کر بولیں گے ۔ طرز ایسی اختیار کریں گے کہ سچ کا پتہ نہ لگ جائے ۔ جو سچ بولنے والے بھی ہیں وہ سچ سے دامن بچا کر اس رنگ میں بیان کر دیں گے کہ سچ کی طرف کوئی بات اشارہ نہ کر جائے)

”. . . اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو (۔) بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے“ (یعنی خدا تعالیٰ نے بت پرستی کے ساتھ جھوٹ کو ملایا ہے) ”جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بت بناتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی ۔ جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے“ . . . . (یعنی بت کے ذریعہ سے نجات چاہتا ہے ۔ یہ مراد ہے) ”جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی ۔ کیسی خرابی آکر پڑی ہے ۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرستی کرتے ہو ۔ اس نجاست کو چھوڑ دو تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں ۔ اس کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا . .“

آج آپ کسی جگہ پر بات کر کے دیکھ لیں ۔ ہمیشہ یہی جواب ملے گا کہ ٹھیک ہے ۔ دنیا میں رہنا ہے اس کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا ۔ مجبوری ہے یعنی اپنے معبود کے بغیر کیسے گزارا ہو سکتا ہے ۔ جس نے جھوٹ کو معبود بنا لیا ہو وہ اس بات میں تو سچا ہے کہ اس کا اس بت کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا ۔ لیکن اس بات میں جھوٹا ہے کہ انجام کار وہ اس کے کسی کام آئے گا ۔ جھوٹ کا بت ہمیشہ دغا کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ انجام کار ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ فرمایا:
"... اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے اور بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔" (ملفوظات۔ جلد نمبر ۸ صفحہ ۳۴۹۔ ۳۵۰)

پھر فرماتے ہیں: "خدا تمہیں نعمت (۔) سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا۔ وہ تم پر وہ سب نعمتیں پوری کرے گا جو پہلوں کو دی گئیں لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جھوٹ باندھے گا اور کہے گا کہ خدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی حالانکہ نہیں نازل ہوئی اور یا کہے گا کہ مجھے شرف مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا نصیب ہوا حالانکہ نصیب نہیں ہوا تو میں خدا اور اس کے ملائکہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ وہ ہلاک کیا جائے گا کیونکہ اس نے اپنے خالق پر جھوٹ باندھا۔" (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۸)

پس وہ لوگ جو خدا کی مخلوق پر جھوٹ باندھتے ہیں اور اس سے باز نہیں آتے بالآخر اُن کی زبانیں کھلتی ہیں اور انہیں میں سے وہ بدنصیب پیدا ہوتے ہیں جو خدا پر جھوٹ باندھنے لگتے ہیں اور وہ لوگ جو خدا کے سچوں پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ بھی دراصل خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں کیونکہ خدا کے پاک بندوں پر جھوٹ باندھنا بھی ایسا ہی ہے جیسے خدا پر جھوٹ باندھا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو، احمدیوں کو خصوصیت کے ساتھ مگر تمام مسلمانانِ عالم کو بلکہ تمام دنیا کو جھوٹ کی نجاست اور جھوٹ کی بُت پرستی سے نجات بخشے۔"

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

# عرفانِ الٰہی

آپ لوگ اس بات کو مدِنظر رکھیں کہ بہت سی روحانی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا علاج ڈاکٹروں سے کرایا جا سکتا ہے ایک ایسا شخص جو قرآن کریم کو پڑھتا اور سمجھتا ہے۔ پھر اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے مگر باوجود اس کے بعض بدیاں سرزد ہوتی ہیں اسے اندیشہ کرنا چاہیئے کہ اسے کوئی جسمانی مرض لاحق ہے۔ جو عموماً اعصابی قسم کا ہوگا۔ اور اسے ڈاکٹر سے اپنی صحت کے متعلق مشورہ لینا چاہیئے اور گو ہمارے ملک میں اعصابی امراض کے علاج کی طرف اطباء کو کم توجہ ہے مگر میں امید کرتا ہوں کہ بہت دفعہ عام اعصابی کمزوری کے علاج سے انسان اپنی روحانیت میں بھی ایک نمایاں ترقی محسوس کرے گا۔ اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اس میں پیدا ہو جائے گی۔ اور اپنے اندر اپنے جذبات پر قابو رکھ سکنے کی اہلیت وہ معلوم کر لیگا مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ ہی گناہوں کے بچنے میں بے کسی کی حالت جسمانی بیماری کا ہی نتیجہ ہوتی ہے بلکہ بالعموم ایسا ہوتا ہے اور کبھی کبھی بطور سزا کے بھی انسان پر یہ حالت طاری کی جاتی ہے۔ اور کبھی بطور عادت کے بھی ایسا ہوتا ہے۔ ان مؤخر الذکر دونوں صورتوں میں سے اوّل الذکر کا علاج صرف روحانی علاج کے ماہر کر سکتے ہیں۔ پس اس کو قاعدہ کلیہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اگر کوئی کہے کہ جب ایک شخص کوشش کرتا ہے کہ بدی سے بچے لیکن بیماری کی وجہ سے بچ نہیں سکتا تو پھر اسے سزا کیوں ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سزا اس لئے ہوگی کہ اس نے اس کا علاج کیوں نہ کرایا۔ یہ اس کا قصور ہے نہ کہ کسی اور کا۔ مجھے اگر فرصت ملی تو میں اس تحقیقات کو مکمل کر دوں گا۔ لیکن اگر میں نہ کر سکوں تو تم لوگ یاد رکھو کہ روحانی امراض کے بعض ایسے علاج ہیں جو ڈاکٹروں کے ذریعے ہو سکتے ہیں۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر تم اپنے طور پر کوشش میں لگے رہو اور اپنی تحقیقات سے ان لوگوں کی امداد کرو جن کی توجہ اس طرف ہو رہی ہے اور جو اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں تاکہ دنیا میں ایک نیا انقلاب واقع ہو اور دنیا ایک قدم اور ترقی کرے۔ فی الحال میں صرف اس قدر بیان کر دیتا ہوں کہ بعض روحانی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کے علاج کے لئے کسی عارف اور ولی اللہ کے پاس نہیں جانا چاہیئے بلکہ کسی ڈاکٹر اور طبیب کو تلاش کرنا چاہیئے کیونکہ اس قسم کی بیماریاں یا تو پٹھوں کے اعصاب کی کمزوری اور نقص سے ہوتی ہیں یا دماغ کے اعصاب کے نقص سے اور خاص خاص بیماریوں کے نتیجہ میں ہوتی ہیں مثلاً بعض اوقات زنا ایک اخلاقی یا مذہبی جرم نہ ہوگا بلکہ کسی خاص دماغی بیماری کا نتیجہ ہوگا۔ اسی طرح بعض ڈاکے بعض چوریاں بعض جھوٹ خاص خاص نقصوں کے نتیجہ میں ہوں گے۔ ان کا علاج روحانی ریاضتوں سے اس عمدگی سے نہیں ہو سکتا جتنا جسمانی علاج کے ذریعہ۔ مگر ابھی چونکہ میری تحقیقات مکمل نہیں ہو سکی۔ اس لئے میں اس مضمون کو اس وقت تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا۔ اور کسی اور وقت پر چھوڑتا ہوں۔ اپنے لئے یا آپ میں سے کسی کے لئے جس کو خدا تعالیٰ اسے بیان کرنے کی توفیق دے۔

اب میں اصولی طور پر اس امر کا بیان کر کے کہ گناہوں کا علاج بعض اوقات جسمانی علاج کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ان دوسری تدابیر کو بیان کرتا ہوں جو برائیوں اور بدیوں سے بچنے کے لئے اختیار کی جا سکتی ہیں۔

اوّل تجویز گناہوں سے بچنے کی یہ ہے کہ انسان اپنا پچھلا حساب درست کرے بہت لوگ جو عرفان حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس بات کا خیال نہیں رکھتے اس لئے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ بہت کوشش کرتے ہیں کہ عرفان نصیب ہو۔ مگر اس کے لئے طریق یہ اختیار کرتے ہیں کہ خراب شدہ چیز میں اچھی چیز ڈالتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے پھٹے ہوئے دودھ میں اچھا دودھ ڈالنے والے کی ہوتی ہے۔ اچھا دودھ تھوڑے سے خراب دودھ میں خواہ من بھر بھی ڈال دیا جائے تو بھی وہ خراب ہو جاتا ہے۔ تو سب سے بڑی غلطی لوگ یہ کرتے ہیں کہ ابتدائی شرط کو پورا نہیں کرتے حالانکہ سب سے پہلے ضروری ہے کہ انسان اپنا پہلا حساب درست کرے اور پھر آگے قدم بڑھائے۔ کیونکہ اگر پہلا ہی حساب کاپی میں غلط ہو اور اس کی میزان درست نہ ہو تو اور جس قدر اس میں جمع کیا جائے گا اس کی میزان بھی غلط ہی رہے گی۔ لیکن اگر پہلی میزان درست ہوگی تو پھر سارا حساب درست ہو جائے گا۔ پس جب کوئی انسان خدا تعالیٰ کے قرب اور معرفت کے حاصل ہونے کی خواہش کرے تو اسے چاہیئے کہ پہلے جو اس کا حساب خراب ہو چکا ہو اسے صاف کر لے۔

## ہمیشہ دُعاؤں میں لگے رہو

حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی فرماتے ہیں:

"بعض لوگ بظاہر تو نیک معلوم ہوتے ہیں لیکن دراصل وہ شقی ہوتے ہیں۔ ان کا انجام بُرا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ بظاہر بُرے معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ آخر کار نیک ہوتے ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہے اور کبھی سستی سے کام نہ لے۔ جس کو خدا تعالیٰ صداقت دیتا ہے وہ گمراہ نہیں ہوتا بعض بڑے بڑے گندوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو بچا لیتا ہے۔ اور بعض بڑی بڑی صحبتوں میں رہ کر بھی تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کے حضور گرے رہنا چاہیئے۔ ہمارا مرنا اور جینا اللہ کے لئے ہو اور ہمارا سب کچھ اسی کے لئے ہو۔"

(خطباتِ جلد اوّل صفحہ ۶۰)

یہ جانِ ناتواں رکھ لو مرا قلبِ حزیں رکھ لو
تمہارے در پہ آیا ہوں مجھے اب تم یہیں رکھ لو
مَیں کس کی سمت دیکھوں اور کس کو جان لوں اپنا
تمہیں تم تو ہو میرے تم جہاں چاہو وہیں رکھ لو

ـــــــ ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

# کشمیر کی کہانی

جموں و کشمیر کے نمائندگان نے جب نومبر ۱۹۳۱ء میں اپنے مطالبات مہاراجہ کے سامنے پیش کر دیئے۔ تو شیخ محمد عبداللہ رہنمائے کشمیر اور صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی ملاقات ضروری تھی تاکہ بالمشافہ گفتگو کے بعد آئندہ کے لئے لائحہ عمل تجویز ہو سکے۔ شیخ صاحب کا کشمیر سے باہر پنجاب وغیرہ جانا ان دنوں مناسب اور ممکن نہ تھا۔ اس لئے تجویز ہوئی کہ گڑھی حبیب اللہ میں یہ ملاقات ہو۔ سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی ان دنوں سرینگر میں ہی تھے۔ تاریخ مقررہ پر جناب صدر تکلیف فرما کر اور دور دراز کا سفر کر کے گڑھی حبیب اللہ تشریف لے گئے۔ رات ڈاک بنگلہ میں قیام فرمایا۔ سرینگر سے مولانا درد مولانا اسمٰعیل غزنوی اور شیخ محمد عبداللہ بھی سحری کے وقت روانہ ہو کر صبح سویرے وہاں پہنچ گئے۔ راقم الحروف (ظہور احمد) ان دنوں سرینگر میں ہی تھا۔ کشمیر کمیٹی کے کارکنوں میں سے مولوی عصمت اللہ بہلول پوری ساتھ گئے۔ اس تاریخی ملاقات میں تمام معاملات کے متعلق جو اس وقت پیش تھے۔ پوری دلجمعی کے ساتھ مشورہ ہوا جس کے بعد یہ قافلہ واپس آگیا۔

## کون آیا کون گیا

ریاست کی طرف سے ہمارے ہاؤس بوٹ کی سخت نگرانی ہوتی تھی کہ کون آیا کون گیا۔ لیکن اس سفر کا کسی کو پتہ نہ چلا۔ غزنوی صاحب نے مجھے واپسی پر بتایا کہ جب ہم کشمیر کا بیریئر عبور کرنے لگے تو بہت سویرا تھا۔ سخت سردی تھی۔ سپاہی اونگھ رہا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ رجسٹر لاؤ۔ میں خانہ پری کر دیتا ہوں کیونکہ ہر آنے جانے والے کا ریکارڈ رکھا جاتا تھا۔ تم بیریئر کھول دو۔ وہ ادھر گیا تو میں نے اس طرح نام لکھے۔ عبدالرحیم عبداللہ۔ عصمت اللہ اسماعیل۔ اب ان ناموں سے کوئی خاک بھی نہ سمجھ سکتا تھا کہ یہ کون ہیں کیونکہ وہاں جن لوگوں کی نگرانی ہو رہی تھی۔ وہ درد صاحب۔ غزنوی صاحب اور شیخ محمد عبداللہ کہلاتے تھے کئی دن کے بعد کی چیکنگ میں یہ انکشاف ہوا کہ باہر جانے والے کون تھے۔ اس پر ڈیوٹی والے پولیس والوں کی شامت آگئی لیکن یہ پھر بھی معلوم نہ ہو سکا کہ یہ لوگ گئے کہاں تھے اور کیا کر کے واپس آئے۔ انگریزی علاقہ میں بھی یہ ملاقات صیغہ راز میں ہی رہی۔

## مسلمانان کشمیر اور ڈوگرہ راج

کشمیر کی جنگ آزادی کے سلسلہ میں ملک فضل حسین کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے ایک محققانہ کتاب لکھی جس میں اہالیان کشمیر کی زبوں حالی اور تباہی و بربادی کی نشان دہی کر کے مخالفین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ معترضین کی اپنی تحریریں درج کر کے کیا گیا تھا۔ یہ کتاب جس کا نام "مسلمانان کشمیر اور ڈوگرہ راج" تھا بہت مقبول ہوئی۔ کشمیر کے تمام لیڈروں نے اس کی تعریف میں نوٹ لکھے اور ضروری اقتباسات کا انگریزی ترجمہ کر کے گلینسی کمیشن کے سامنے بھی پیش کیا۔ شیخ محمد عبداللہ نے اس کتاب کے متعلق لکھا "قابل مصنف نے بہت محنت سے کام لیا ہے اور کشمیر کے مسلمانوں کی نسبت درد دل رکھنے والے تمام حضرات کو چاہیئے کہ گھر گھر میں اس کتاب کو منگوائیں اور اپنے اصل حالات اور دشمنوں کی چالوں سے واقف رہیں۔ اگر وہ آئندہ دنیا میں ایک باوقار قوم کی مانند رہنا چاہتے ہیں"
شیخ محمد عبداللہ کے علاوہ جناب اللہ رکھا ساغر مولوی عبدالرحیم ایم اے شیخ غلام قادر آف جموں محمد یوسف بی اے مفتی جلال الدین ایم۔ اے اور دوسرے کشمیری لیڈروں نے بھی اس کتاب پر مضمون لکھے۔ اس کتاب کا دوسرا حصہ بھی ملک فضل حسین نے "مسلمانان کشمیر اور ہندو مہاسبھائی" کے نام سے شائع کیا۔ یہ کتاب بھی پہلی کی طرح بہت مقبول ہوئی۔

## مہاراجہ سے ملاقات کا انتظام

جنوری ۱۹۳۲ء میں صدر کشمیر کمیٹی نے پہلے اپنے نمائندہ سید زین العابدین کو اکیلے اور اس کے بعد مولانا عبدالرحیم کی سرکردگی میں کمیٹی کے ایک وفد کو اس غرض سے جموں بھجوایا تھا کہ وہ سر ہری سنگھ کول (وزیر اعظم) مسٹر جنکنس (سپیشل آفیسر) اور مسٹر گلینسی سے ملاقات کر کے ریاستی حکام کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ رعایا سے انصاف کریں۔ مسٹر جنکنس سے سید زین العابدین کے علاوہ مولانا محمد الدین (سابق مربی انگلستان وامریکہ) بھی مل چکے تھے۔ جن سے وہ کافی متاثر تھے۔ مسٹر گلینسی کو مولانا درد نے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ نمائندگان جموں کی مہاراجہ سے ملاقات کرا دیں۔ مسٹر گلینسی نے اس کا انتظام کر دیا جس پر ان سے وہ وفد ملا جس کا اوپر ذکر آ چکا ہے۔ باہمی مشورہ سے اس وفد کے ارکان نے فیصلہ کیا تھا کہ مولوی یعقوب علی مہاراجہ سے بات کریں اور ان پر یہ واضح کریں کہ ہم آپ کی وفادار رعایا ہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ عدل کیا جائے اور ہمارے جائز حقوق ہمیں دلائے جائیں۔
چوہدری غلام عباس نے بھی مولوی صاحب کی تائید میں کہا لیکن مہاراجہ نے وفد کو سختی سے جواب دیا کہ تم کسی نرمی کے مستحق نہیں۔

## بدعہدی اور گرفتاریاں

دوسری طرف وزیر اعظم نے کشمیر کمیٹی کے وفد کو یقین دلانے کے باوجود کہ ایسا ہر گز نہیں ہوگا۔ بدعہدی کرتے ہوئے مفتی ضیاء الدین کو ریاست بدر کر دیا۔ شیخ محمد عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے معزز کارکن صوفی عبدالقدیر نیاز بی۔ اے کو ریاست سے حکماً نکال دیا۔ مولوی عبدالواحد کو مظفر آباد میں بلاوجہ گرفتار کر لیا۔ مولوی غلام محی الدین (بانڈی پوری) کے گھر کی تلاشی لے کر ان کا سامان ضبط کر لیا۔

## سر ہری کشن کی علیحدگی کا مطالبہ

یہ تمام واقعات چند دنوں کے اندر اندر پیش آئے۔ میرپور کے علاقہ میں جو ظلم ہو رہا تھا وہ اس کے علاوہ تھا۔ ان تمام امور کی ذمہ داری کلیتہً سر ہری کشن کول پر تھی۔ جب اصلاح کی تمام امیدیں منقطع ہو گئیں تو صدر کشمیر کمیٹی کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ کوشش کرتے کہ اسے وزارت عظمٰی کے عہدہ سے علیحدہ کر دیا جائے۔

## لندن پریس کی تائید

صدر محترم نے اپنے نمائندہ مقیم لندن خان صاحب مولوی فرزند علی کو مفصل ہدایات بھجوائیں۔ انہوں نے لندن کے تمام بااثر اخبارات کو مسلمانان کشمیر کی حمایت میں آواز اٹھانے پر آمادہ کر دیا۔ لندن کے متعدد باوقار جرائد مثلاً مارننگ پوسٹ سنڈے ٹائمز، ڈیلی ٹیلیگراف وغیرہ نے مظلومین کشمیر کے متعلق ہمدردانہ مضامین شائع کئے اور وزیر اعظم کی فوری برطرفی کا مطالبہ اور نظم و نسق میں اصلاحات کی پورے زور سے پرزور تائید کی۔

## وائسرائے کو تار

جناب صدر نے وائسرائے کو تار کے ذریعے توجہ دلائی جس میں لکھا اب کہ حکومت کشمیر عدل و انصاف اور راست روی کی اس طرح توہین کر رہی ہے اور حکومت برطانیہ بھی اس میں کوئی مداخلت نہیں کرتی آئندہ میں بھی ریاستی حکام کے اس متشددانہ اور جابرانہ رویہ کا (جن کا اظہار وہ اندرون و بیرون ریاست کر رہے ہیں) شدت کے ساتھ مقابلہ کروں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ قادر مطلق خدا جو تمام ریاستوں اور حکومتوں کا حاکم اعلیٰ ہے اور جو جانتا ہے کہ میں مہاراجہ کشمیر کے متعلق اپنے دل میں کسی قسم کی کدورت رکھے بغیر محض اس کی پامال شدہ مخلوق کی خدمت کے لئے کام کر رہا ہوں۔ اس نیک مقصد میں میرا ضرور معاون و مددگار ہوگا۔

## سر ہری کشن کول کی علیحدگی

اس ساری جدوجہد کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ مہاراجہ کو مجبور کر دیا گیا کہ وہ سر ہری کشن کول کو وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے علیحدہ کر دے چنانچہ ایک دن یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی کہ کول صاحب خرابی صحت کی بناء پر مستعفی ہو گئے ہیں۔ حالانکہ چند روز پہلے تک ان کا رویہ ایسا تھا کہ گویا وہ ساری عمر ہی اس عہدہ پر قائم رہیں گے

## واقفین نو کو تقویٰ کے زیور سے سجائیں

حضور انور نے فرمایا:

"خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔ قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔ انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں انسانی روح بن ٹھن کر تیار ہوا کرتی ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں۔ ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں۔ جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں۔ وہ تمنائیں پوری ہوں۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

○ ربوہ: ۱۷ اکتوبر۔ صبح کے وقت خنکی ہو رہی ہے۔ دن کے وقت کسی قدر گرمی کا احساس ہوتا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان آرمی سندھ میں اس وقت تک موجود رہے گی جب تک سندھ میں عوام کے جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کے انتظامات مستحکم نہیں ہو جاتے۔

○ حکومت نے آئندہ ماہ بجلی اور گیس کے نرخ بڑھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سیلاب کی تباہ کاریوں کے گھمبیر نتائج جنوری میں آنے شروع ہوں گے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ کی زیر صدارت اعلےٰ سطح کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کنٹرول لائن نہیں توڑیں گے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ ہم جانیں ضائع ہوتی نہیں دیکھ سکتے۔ مگر آزادی کے متوالے کشمیریوں کو کب تک کنٹرول لائن عبور کرنے سے روک سکیں گے۔

○ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد میں خصوصی پانچ اور سات مرلہ کی رہائشی سکیمیں شروع کی جائیں گی۔ یہ سکیمیں سیلاب زدگان کے لئے ہونگی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میر مرتضیٰ بھٹو کا پیپلز پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

○ پی ڈی اے نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کو آئین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

○ وزارت خارجہ کے ابتدائی اور محتاط اندازے کے مطابق سیلاب فنڈ کے لئے ڈھائی کروڑ ڈالر کی غیر ملکی امداد موصول ہوئی ہے۔ اس میں وہ رقم شامل نہیں جو بیرون ملک مقیم پاکستانیوں نے زرمبادلہ کی شکل میں جمع کرائی۔

○ پی ڈی اے ۲۴ اکتوبر کو ملک بھر میں ریلیاں کرے گا۔

○ الطاف گروپ کے ارکان اسمبلی اور سیاسی رہنماؤں کے ممنوعہ بور کے ۴۹۱ اسلحہ لائسنس منسوخ کر دیئے گئے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں سندھ میں فوج کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔ غیر ملکی شہریت والے پاکستانیوں پر ویزے کی پابندی پاکستانیت کے فروغ کے لئے لگائی گئی ہے۔

○ وزیر اعظم نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ علاقائی اور فرقہ وارانہ تعصبات کو بھلا دیں اور خود کو ایک متحد پاکستانی قوم بنائیں۔

○ کراچی کے تھانہ کلفٹن میں سی آئی اے کے ایک ایس پی اور ڈی ایس پی سمیت ۸ اہلکاروں کے خلاف ڈکیتی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

○ راولپنڈی میں قومی بچت کی وین سے ۲۵ لاکھ کے بانڈز اور چیک لوٹ لئے گئے۔

○ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایم اے ایم ایس سی سال اول اور دوئم کے سالانہ امتحانات ۱۰ نومبر سے شروع ہونگے۔ گذشتہ امتحان میں فیل ہونے والے امیدواروں کے لئے بعد میں الگ امتحان منعقد کیا جائے گا۔

○ کوٹڑی اور سندھ کے مختلف شہروں میں پیٹ کے وبائی امراض سے چھ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ گذشتہ ایک ہفتہ کے دوران ۱۰۰ سے زائد افراد ہسپتالوں میں داخل کئے گئے۔ محکمہ صحت نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پانی ابال کر استعمال کریں۔

○ بی بی سی نے سرکاری اعداد و شمار کے حوالے سے بتایا ہے کہ سیلاب سے قریباً ساڑھے گیارہ سو افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ جبکہ غیر سرکاری تخمینوں میں یہ تعداد ۲۰۰۰ ہے۔ اطلاعات کے مطابق بعض علاقوں میں ابھی تک سیلاب کا پانی کھڑا ہے۔ بی بی سی کے مطابق سیلاب زدگان امدادی رقم سے پکا کمرہ بھی نہیں بنا سکتے۔ سندھ کے کچے کے علاقوں میں ڈاکوؤں کے خوف کے باعث متاثرین کو راشن کی امداد نہیں پہنچتی۔

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ بے نظیر کے توڑ کے لئے مرتضیٰ بھٹو کو لایا جا رہا ہے۔

○ وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ سندھ آپریشن کا فیصلہ اس ماہ کے آخر تک ہوگا۔ فوج کا کام سرحدوں کی حفاظت ہے لیکن اندرونی اور بیرونی دشمنوں کو کچلنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے پاکستانی مندوب آفتاب احمد ڈاھا نے کہا ہے کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل چاہتا ہے جو اقوام متحدہ کی قراردادوں اور شملہ معاہدہ کی رو کے عین مطابق ہو۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری پاکستان یا بھارت کے ساتھ رہنے کا فیصلہ خود کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمران جناح پور سازش سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے مرتضیٰ بھٹو کی واپسی کا ڈرامہ کر رہے ہیں۔

○ ویت نام میں شدید سیلاب سے ۳۷ افراد ہلاک اور بے شمار لاپتہ ہو گئے۔ ویت نام میں چالیس سال میں یہ سخت ترین سیلاب ہے۔

○ پٹرولیم کے وفاقی وزیر نے بتایا ہے کہ چین اور پاکستان کے تعاون سے ضلع چاغی میں گیارہ بلین روپے کی لاگت سے تعمیر کئے جانے والے منصوبے میں ایک ہزار افراد کو ملازمت ملے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ سینڈک منصوبے سے سالانہ ڈیڑھ ٹن سونا اور ۱۶ ہزار ٹن تانبا حاصل ہوگا۔

○ پاکستان تاجکستان میں ۵۰ کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا۔ اس رقم سے تاجکستان ہائیڈرو پاور سٹیشن تعمیر کیا جائے گا اور وسط ایشیا کی ریاستوں میں ہائی وولٹیج ٹرانسمشن لائن بچھائی جائے گی۔

○ جمعیت اسلامی افغانستان نے شین ڈھنڈ ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہوائی اڈے سے ڈاکٹر نجیب اللہ کے حامی ۴۰۰ افراد سمیت احمد شاہ مسعود کے ایک جنرل کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ایک کمانڈر ہلاک ہو گیا۔

○ روسی حکام نے سابق سوویت صدر میخائل گورباچوف کو اٹلی کا سفر کرنے سے روک دیا ہے۔ انہوں نے وہاں سے جرمنی جا کر سابق چانسلر ولی برانٹ کی آخری رسومات میں شرکت کرنی تھی۔

○ لیتھوانیا میں ایک ایٹمی بجلی گھر کو تابکاری کے اخراج کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے۔ یہ ایٹمی بجلی گھر اسی نوعیت کا ہے جیسا چرنوبل میں تھا۔

○ پاکستان میں متعین افغان ناظم الامور نے کہا ہے کہ افغانستان پختونستان کا مسئلہ نہیں اٹھائے گا۔ کیونکہ پاکستان نے افغان جہاد میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

○ انگولا میں واقع اسلحہ اور گولہ بارود کے ایک بہت بڑے ذخیرہ میں آگ لگنے سے وسیع پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔ گولہ بارود اور راکٹ اڑ اڑ کر شہر کے مختلف حصوں میں گرتے رہے۔

○ الجزائر میں اسلامک سالویشن فرنٹ کے ایک سرکردہ رہنما نے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ حفاظتی قوانین سخت بنائے جانے کے بعد فرنٹ کے کسی رہنما نے خود کو قانون کے حوالے کیا ہے۔

○ سرب ہوائی جہازوں نے اقوام متحدہ کی طرف سے نو فلائی زون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کے ٹھکانوں پر بمباری کی ہے۔ بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو کے شمال میں حکومت کے زیر کنٹرول کئی شہروں کے آس پاس مسلسل جنگ ہونے کی اطلاعات مل رہی ہیں۔

○ صدر بش کی اپنی آبائی ریاست ٹیکساس میں بھی پوزیشن خراب ہو گئی ہے۔ اس لئے آئندہ نومبر میں ہونے والے صدارتی انتخاب میں ان کی ہار یقینی سمجھی جا رہی ہے۔

○ بنگلہ دیش کے پہاڑی قبائلی علاقوں میں جھڑپوں کے دوران ۳۵ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس علاقہ میں ۱۹ سال سے خانہ جنگی جاری ہے۔ ان جھڑپوں میں ہلاک ہونے والوں کی زیادہ تعداد مسلمان ہے۔

○ اسرائیل کی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں پر مظالم کے خلاف بھوک ہڑتال کرنے والوں میں سے ایک فلسطینی قیدی جاں بحق ہو گیا۔

○ گذشتہ روز حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان لڑائی میں ۱۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں ۷ کشمیری حریت پسند تھے۔


مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل
آنکھوں کی تندرستی اور خوبصورتی کیلئے ۱۵ روپے

نور ابٹنہ
چہرے کے کیل، چھائیوں، داغوں، جھاسوں کو دور کرکے حسن میں اضافہ کرتا ہے ۱۰/- روپے

نور آملہ
سکری خشکی دور کرکے بالوں میں نرمی اور چمک پیدا کرتا ہے ۱۲/- روپے

تابانی
ہربل باڈی لوشن: چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے ۱۰/- روپے

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## دانت مت نکلوایئے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ۔ پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم لگنے مسوڑھوں سے خون پیپ کے آنے کا کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
مصنوعی دانت بغیر تالو، بغیر تار لندن اور جرمنی کے جدید طریقہ سے فکس لگائے جاتے ہیں۔

## بشیر ڈینٹل کلینک

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ نزد صدر چونگی
فون نمبر ـــــ ۹۴۵۰

---

علاج اور مشورہ کیلئے قدیمی، شہرہ آفاق

## حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

---

## پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون: ۵۵۰/۶۴۴
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

---

## خواتین متوجہ ہوں

سلائی کٹائی کی کلاسز میں داخلے شروع ہیں۔ مزید معلومات کیلئے

## عطیہ اکیڈمی

۲۱/۱۱ دارالصدر جنوبی نزد ریلوے سٹیشن ربوہ

---

## ضرورت ہے

الیکٹرانکس کی دوکان کیلئے تجربہ کار سیلز مین کی ضرورت ہے۔ لوکل امیدوار قابلِ ترجیح۔

رابطہ

**نور الیکٹرانکس بیوٹیلٹی سٹور**

نور پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی
فون: ۴۲۰۹۵۸

---

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجیئے اور خدمت کا موقع دیجیے۔

## شریف احمد بھٹی

## پراپرٹی سنٹر

۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ ۔ آفس: ۵۲۱

---

## دی ہیون ہاؤس

### پبلک سکول

کھل چکا ہے۔ یہ آپ کا اپنا سکول ہے داخلے شروع ہیں۔ نرسری سے میٹرک تک تعلیم کا انتظام ہے۔
اُمید ہے کہ مشتاق والدین جلد توجہ فرمائیں گے ـــــ پرنسپل

---

## کُول بریز

ریفریجریٹر۔ ایئرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹو میٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔

۵۸۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون: ۴۸۸۸۴۴ / ۴۸۰۹۴۴

---

## ضرورت سیلزمین

آزاد کشمیر۔ میرپور۔ مظفر آباد۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر مکمل کوائف کے ساتھ امیر صاحب جماعت کی تصدیق سے درخواست بھجوائیں۔
ـــــ معاوضہ انتہائی معقول اور مزید ترقی کے روشن امکانات ہیں ـــــ

**کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون نمبر ۷۷۱/۶۰۶**

---

سِلور لنک کمپوزنگ کی نئی پیش کش

## سِلور لنک پریس

ہر قسم کی اردو و انگلش کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ کتب۔ رسالہ جات۔ میگزین کی اعلیٰ پرنٹنگ کے لئے امپورٹیڈ مشینری کا اجراء۔

**سِلور لنک پریس** ۲۱۔ دل محمد روڈ۔ لاہور
ہیڈ آفس: احسان منزل نمبر ۲ رائل پارک۔ لاہور
پروپرائٹر: وسیم احمد انور شیخ ـــــ فون: ۳۶۹۸۸۷

---

بچوں کے جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے

## النصرت چلڈرن کلینک

ریلوے روڈ۔ ربوہ

---

قدیمی ● مشہورِ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

## دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر: ۵۵۸

---

جدید دواخانہ خدمتِ خلق کی شہرہ آفاق ادویات

**"مرضِ اٹھراء کا شافی علاج ہمدردِ نسواں" (حبوبِ اٹھراء)**

مرضِ اٹھرا کا بے نظیر علاج، اسقاطِ حمل، سوکھا پن، مُردہ بچے پیدا ہونا۔ لاغری اور بچوں کے کم سنی میں فوت ہو جانے کا مجرب علاج ـــــ قیمت فی ڈبی ۱۵/- روپے

**دوائی فضلِ الٰہی (برائے اولادِ نرینہ)**

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکی ہے ـــــ قیمت ۱۵۰/- روپے

**طاقت کی مشہورِ عالم دوا زوجامِ عشق**

اعضائے رئیسہ کو بے حد طاقتور بناتی ہے مستورات جو کہ مزمن اور اعصابی امراض میں مبتلا ہوں وہ بھی یہ حبوب استعمال کر کے صحت یاب ہو سکتی ہیں۔ قیمت ۱۲۰/- روپے اور ۸۰/- روپے

**دوائی خانہ آبادی** (بانجھ پن) فوائد: مقوی دل، مقوی باہ اور معینِ حمل ہے قیمت ۷/- روپے

**اکسیر لیکوریا کیپ**

ہر قسم کے لیکوریا، سیلان الرحم کے لئے نہایت مجرب دوا۔ قیمت ۳۰ کیپسول ۲۰/- روپے

**جدید دواخانہ خدمتِ خلق گول بازار ربوہ۔ فون: ۶۵۹**